ششماہی علمی مجلہ جدید قرآنی افکار، بہار اور موسم گرما ۲۰۲۵، سال ۱، شمارہ ۱
Academic journal of the Jadid Quranic Afkar, Spring & summer2025/ Vol.1, No. 1
عصر حاضر کے میڈیا چیلنجز اور ورچوئل روابط کی قرآنی رہنمائی: ایک تجزیاتی مطالعہ
سید عیسیٰ مسترحمی & برکت اللہ
جامعة المصطفى العالمية
Al-Mustafa International University
مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث

Contemporary Media Challenges and Qur'anic Guidance for Virtual Communication: An Analytical Study

Syed Isa Mostarhami[1] & Barkat Ullah[2]

Abstract

In the contemporary era, virtual space is no longer merely a technological phenomenon; rather, it has evolved into a comprehensive civilizational reality that is reshaping the individual and collective dimensions of human life. This digital realm—manifested through global digital networks such as Facebook, WhatsApp, and others—liberates human communicative inclinations from the constraints of time and space, thereby generating new creative, intellectual, and cultural possibilities. Within this virtual world, the human being not only engages in dialogue but also undergoes processes of self-redefinition and re-creation, rendering this space potentially more impactful and enduring than the material world. In such circumstances, the cultural purification and ethical framing of virtual space become imperative, wherein the Qur'an assumes the role of a guiding source. Although the Qur'an does not directly address this newly emerged domain, its principles of communication, when approached through ijtihādī methodology, can be meaningfully applied to the virtual context. From the Qur'anic perspective, communication is not merely the exchange of words but a comprehensive moral and spiritual interaction encompassing the refinement of the message, the sender, and the recipient alike. The message, as the central element of this process, must be imbued with attributes such as truthfulness, trustworthiness, moral integrity of expression, aesthetic articulation, and intellectual depth. These characteristics grant the message not only ethical legitimacy but also elevate it to levels of wisdom and influence. Thus, communication in the virtual world, when grounded in Qur'anic principles, is not merely a religious obligation but a civilizational necessity. Achieving this goal requires an intertextual approach, critical ijtihādī reasoning, and an active dialogue with the social sciences.

Keywords: The Holy Qur'an, Principles of Communication, Virtual Space, Social Networks, Message Transmission in Virtual Space.

1. Associate Professor, Higher Education Center for Qur'an and Hadith, Al-Mustafa International University, Qom, Iran. (dr.mostarhami@chmail.ir).
2. PhD in Islamic Philosophy, Higher Education Center for Philosophy and Religious Studies, Al-Mustafa International University. (c9v2012@gmail.com).

ششماہی علمی مجلہ جدید قرآنی افکار، بہار اور موسم گرما ۲۰۲۵، سال ۱، شمارہ ۱
Academic journal of the Jadid Quranic Afkar, Spring & summer2025/ Vol.1, No. 1
Contemporary Media Challenges and Qur'anic Guidance for Virtual Communication: An Analytical Study
Syed Isa Mostarhami & Barkat Ullah

جامعة المصطفى العالمية
Al-Mustafa International University
مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث

عصرِ حاضر کے میڈیا چیلنجز اور ورچوئل روابط کی قرآنی رہنمائی: ایک تجزیاتی مطالعہ *

سید عیسیٰ مسترحمی[۱] اور برکت اللہ[۲]

اشاریہ

ورچوئل اسپیس عصرِ حاضر میں محض ایک تکنیکی مظہر نہیں بلکہ ایک ہمہ گیر تمدنی حقیقت بن چکی ہے، جو انسانی حیات کے انفرادی و اجتماعی پہلوؤں کو از سر نو متشکل کر رہی ہے۔ یہ فضا، جو عالمی ڈیجیٹل نیٹ ورکس جیسے فیس بک، واٹس ایپ وغیرہ پر قائم ہے، انسانی میل مکالمہ کو زمانی و مکانی قیود سے آزاد کر کے نئے تخلیقی، فکری اور ثقافتی امکانات پیدا کرتی ہے۔ انسان اس مجازی دنیا میں نہ صرف گفت و گو کرتا ہے بلکہ خود کو باز تعریف اور باز آفرینی کے مراحل سے بھی گزارتا ہے، جس سے یہ فضا مادی دنیا کے مقابلے میں زیادہ مؤثر اور دیرپا ثابت ہو سکتی ہے۔ ان حالات میں ورچوئل اسپیس کی تہذیبی تطہیر ضروری ہو جاتی ہے، اور قرآن حکیم اس حوالے سے ایک رہنما منبع کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگرچہ قرآن میں اس نئی فضا کا براہِ راست ذکر نہیں، مگر اس کے ارتباطی اصول، روشِ اجتہادی کے ذریعے، ورچوئل تناظر پر منطبق کیے جا سکتے ہیں۔ قرآن کی نظر میں ارتباط محض الفاظ کا تبادلہ نہیں بلکہ ایک اخلاقی و معنوی تعامل ہے، جس میں پیغام، مرسل اور مخاطب تینوں کی تربیت شامل ہے۔ پیغام میں صداقت، امانت، عفتِ گفتار، جمالِ تعبیر اور فکری اساس جیسے اوصاف کی موجودگی اسے اثرانگیز اور حکیمانہ بناتی ہے۔ اس لیے ورچوئل دنیا میں قرآنی اصولوں پر مبنی پیغام رسانی نہ صرف دینی فریضہ بلکہ ایک تمدنی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے بین المتنی (intertextual) مطالعہ، اجتہادی فکر اور علومِ اجتماعیہ کے ساتھ مکالمہ ناگزیر ہے۔

کلیدی الفاظ: قرآن کریم، گفتگو کے اصول، ورچوئل اسپیس، سوشل نیٹ ورکس، ورچوئل اسپیس میں پیغام۔

---

* موصول ہونے کی تاریخ: ۲۰۲۵/۲/۱۷ & آرٹیکل کی تایید کی تاریخ : ۲۰۲۵/۴/۲۹

۱. ایسوسی ایٹ پروفیسر، قرآن و حدیث ہائر ایجوکیشن سینٹر، المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی، قم، ایران.(dr.mostarhami@chmail.ir).

۲. پی ایچ ڈی، اسلامیک فلاسفی، حکمت و مطالعاتِ ادیان ہائر ایجوکیشن سینٹر، المصطفیٰ انٹرنیشنل یونیورسٹی.(c9v2012@gmail.com).

تمہید

ورچوئل اسپیس کی ایک اہم خوبی چیٹنگ اور گفتگو کی سہولت ہے۔ اگرچہ لوگ حقیقی دنیا میں ایک دوسرے سے دور ہوتے ہیں، لیکن ورچوئل اسپیس میں یہ فاصلہ ختم ہو جاتا ہے، یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو دیکھ اور بات چیت کر سکتے ہیں۔ علمی و انتظامی میٹنگز، علمی مباحثے، آن لائن کلاسز، اور دوستانہ گفتگو اس اسپیس کی اہم خصوصیات ہیں۔

دلی گفتگو جنت والوں کا اخلاق ہے، جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے: «مُتَّكِئِينَ عَلَيْهَا مُتَقَابِلِينَ» (الواقعہ: ۱۶)

"جنت والے تختوں پر ٹیک لگائے آمنے سامنے بیٹھیں گے۔" (مکارم شیرازی، ۱۳۷۴ش، ج ۲۳، ص ۲۱۱)

احادیث میں بھی آیا ہے: «النُّطْقُ رَاحَةُ الرُّوحِ» (ابن بابویہ، ۱۴۱۳ق، ج ۴، ص ۴۰۲)

"بولنا روح کے لیے سکون ہے۔" چہرہ بہ چہرہ گفتگو لوگوں کو سکون پہنچاتی ہے۔

انسان خیالات، جذبات اور عقائد سے بھرا ہوا ہے، اور کلام اس کے باطنی رازوں اور بیرونی دنیا کے درمیان پل کا کام کرتا ہے، جس سے اس کی پوشیدہ حقیقت ظاہر ہوتی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں: «الْمَرْءُ مَخْبُوءٌ تَحْتَ لِسَانِهِ» (شریف رضی، ۱۴۱۴ق، حکمت ۱۴۸)

"انسان اپنی زبان کے نیچے چھپا ہوا ہے۔"

گفتگو درحقیقت ایک دو طرفہ عمل ہے جس میں افراد اپنے خیالات، جذبات اور نظریات کا تبادلہ کرتے ہیں اور ایک دوسرے کو اپنے پیغامات پہنچاتے ہیں۔ تاہم، یہ بات ذہن میں رکھنی چاہیے کہ ورچوئل اسپیس میں کمیونیکیشن زبانی اور غیر زبانی دونوں طرح سے ہو سکتی ہے:

زبانی رابطہ: اس میں معلومات اور خیالات گفتاری یا تحریری شکل میں منتقل ہوتے ہیں، خواہ وہ آواز کے ذریعے ہو یا ٹیکسٹ میسج کے ذریعے۔

غیر زبانی رابطہ: اس میں خیالات اور معانی بغیر الفاظ کے منتقل ہوتے ہیں، جیسے تصاویر، ویڈیوز، یا یہاں تک کہ پروفائل پکچر کا انتخاب بھی۔

عام طور پر، ہر کمیونیکیشن ماڈل میں تین بنیادی اجزاء ہوتے ہیں:

پیغام: جس میں مواد ہوتا ہے اور اسی کے لیے رابطہ قائم کیا جاتا ہے۔

پیغام بھیجنے والا: جو ایک خاص مقصد کے ساتھ دوسروں سے رابطہ کرتا ہے۔

پیغام وصول کرنے والا: جو پیغام کو سمجھتا اور اس پر رد عمل دیتا ہے۔

یہ مقالہ ورچوئل اسپیس میں بھیجے جانے والے پیغامات کے قرآنی اصولوں پر روشنی ڈالتا ہے۔

الف. مفہوم شناسی

۱۔ پیغام

پیغام سے مراد وہ خبر یا پیام ہے جو زبانی یا تحریری شکل میں ادا کیا جاتا ہے (دہخدا، ۱۳۷۷ش، ج ۴، ص ۵۱۲۹)۔ ایک اور تعریف کے مطابق:

"پیغام الفاظ، حرکات، آوازوں اور شکلوں کا مجموعہ ہے جس کے ذریعے پیغام دینے والا اپنے خیالات کو بیان کرتا ہے" (زورق، ۱۳۸۸ش، ص ۱۲۲)۔

پیغام یا تو زبانی ہو سکتا ہے (جیسے تحریری یا تقریری شکل میں) یا غیر زبانی (جیسے اشارے، علامات یا تصاویر)۔ مثال کے طور پر، ایک نرس کا تصویر جس میں وہ انگلی ہونٹوں پر رکھ کر خاموشی کا اشارہ دے رہی ہو۔

پیغام کے تین اہم عوامل ہیں:

رمزِ پیغام: وہ علامات جو کچھ لوگوں کے لیے معنی رکھتی ہیں۔

مواد: پیغام میں موجود وہ معلومات جو بھیجنے والے کے مقصد کو واضح کرتی ہیں۔

پیشکش کا طریقہ: بھیجنے والے کا پیغام کو ترتیب دینے اور منتخب کرنے کا انداز (اسکندری، ۱۳۹۱ش، ص ۱-۲۴)۔

پیغام دراصل بولنے والے اور سننے والے کے درمیان ایک پل کا کام کرتا ہے۔ ایک مفید پیغام وہ ہے جو حقیقت پر مبنی ہو، حالات کے مطابق ہو اور نیک نیتی سے بھیجا گیا ہو۔ موثر گفتگو کے لیے ضروری ہے کہ دونوں فریق پیغام کے اصولوں کو مدنظر رکھیں۔

۲۔ ورچوئل اسپیس (سائبر سپیس)

یہ اصطلاح سب سے پہلے ۱۹۸۴ میں ولیم گبسن (William Gibson) کے سائنس فکشن ناول میں سامنے آئی۔ اسے ایک خیالی فضاء کو بیان کرنے کے لیے استعمال کیا گیا جہاں الفاظ، تعلقات، ڈیٹا، دولت اور

طاقت کمپیوٹر کے ذریعے وجود میں آتے ہیں (مجتہدی نجفی، ۱۳۹۵ش، ۱۳۹۵، ص ۲۵)۔ آج کل، جدید انفارمیشن ٹیکنالوجی سے منسلک زندگی اور سوچ کو "سائبر" کہا جاتا ہے، اور کمپیوٹر سے بننے والی اس مصنوعی جغرافیائی فضاء کو "سائبر نیٹک اسپیس" یا "ورچوئل اسپیس" کہتے ہیں (محسنی، ۱۳۸۰ش، ۱۳۸۰)۔

لفظ "سائبر" کو فارسی میں "مجازی" کہا جاتا ہے، لیکن یہ ترجمہ درست نہیں، کیونکہ سائبر اسپیس ایک حقیقی ماحول ہے، نہ کہ جعلی۔ آیت اللہ جوادی آملی کے مطابق: "جو چیز آج ورچوئل اسپیس کہلاتی ہے، درحقیقت ایک حقیقت ہے، کیونکہ مجاز کو نظرانداز کیا جا سکتا ہے، لیکن حقیقت کو نہیں" (سیاح طاہری، ندارد، ص ۳۳)۔

۳۔ انٹرنیٹ

لغوی اعتبار سے انٹرنیٹ ایک عالمی کمپیوٹر نیٹ ورک ہے جو معلومات کے تبادلے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ یہ ایک ایسا نظام ہے جو لاکھوں پرائیویٹ، عوامی، تعلیمی، تجارتی اور سرکاری نیٹ ورکس کو جوڑتا ہے اور الیکٹرانک اور آپٹیکل ٹیکنالوجی کے ذریعے کام کرتا ہے۔ انٹرنیٹ ورچوئل اسپیس میں داخلے کا ایک ذریعہ ہے۔

۴۔ سوشل نیٹ ورکس

یہ افراد یا تنظیموں کا ایک گروپ ہے جو کسی خاص تعلق (جیسے خیالات، مالی لین دین، دوستی، رشتہ داری یا ویب لنکس) کے ذریعے ایک دوسرے سے جڑے ہوتے ہیں۔ فی الوقت دنیا میں چھ قسم کے سوشل نیٹ ورکس موجود ہیں (سیاح طاہری، ندارد، ص ۵۵-۵۶):

نمایاں مثالیں (Examples)	وضاحت	قسم (Category)
فیس بک (Facebook)، ایکس/ٹوئٹر (X/Twitter)، تھریڈز (Threads)، بلیوزکائی (Bluesky)	ایسے نیٹ ورکس جو بنیادی طور پر متنی مواد کے ساتھ تصاویر، ویڈیوز اور روابط بھی شیئر کرنے کی سہولت دیتے ہیں۔	متنی/ملٹی میڈیا بیسڈ (Text/Multimedia-Based)
یوٹیوب (YouTube)، ٹک	ویڈیوز کی تخلیق، شیئرنگ	ویڈیو بیسڈ (Video-Based)

ٹاک(TikTok) ، وی مو (Vimeo)، آپارات (Aparat)	اور اسٹریمنگ پر مبنی پلیٹ فارمز۔	
انسٹاگرام(Instagram) ، پِنٹرسٹ(Pinterest) ، فلیکر (Flickr)	تصاویر پر مرکوز نیٹ ورکس جہاں بصری اظہار کا غلبہ ہوتا ہے۔	تصویری(Image-Based)
لنکڈاِن(LinkedIn) ، ریسرچ گیٹ(ResearchGate) ، بیہانس(Behance)	پیشہ ور افراد یا خاص موضوعات سے متعلق افراد کی نیٹ ورکنگ کے لیے مخصوص۔	پیشہ ورانہ/موضوعاتی (Professional/Topic-Based)
مامزنیٹ(Mumsnet) ، فیملی ایپ(FamilyApp) ، وومن.کام (Women.com)	خاص ہدف رکھنے والے افراد کے لیے نیٹ ورکس، جیسے بچوں، خواتین یا مذہبی گروہ۔	خصوصی گروپس/کمیونٹی بیسڈ (Targeted/Community-Based)
زوکم(Zocdoc) ، ڈوکسیمی (Doximity)، پیئر.کام (Payr.com)، گوگل میپس کمیونٹی (Google Maps Community)	وہ نیٹ ورکس جو خدمات کی فراہمی یا سہولت کاری جیسے ڈاکٹر کی اپائنٹمنٹ، ادائیگیاں وغیرہ کے لیے ہوتے ہیں۔	سروس بیسڈ/فنکشنل (Service/Utility-Based)
ڈسکارڈ(Discord) ، روبلوکس (Roblox)، فورتنائٹ (Fortnite)، میٹا ہورائزنز (Meta Horizons)	گیمنگ یا مجازی تعاملات پر مبنی نیٹ ورکس جہاں صارف اوتار بنا کر تعامل کرتے ہیں۔	گیمنگ/ورچوئل اسپیس (Gaming/Virtual Space)

میسٹوڈان (Mastodon)، صارف کی پرائیویسی اور ڈی سینٹرلائزڈ/پرائیویسی فوکسڈ (Decentralized/Privacy-Focused) ڈاموس (Damus)، فرینڈیکا (Friendica) کنٹرول پر مبنی نئے نیٹ ورکس۔

ب۔ ورچوئل اسپیس میں پیغام کے قرآنی اصول

قرآنی مطالعات سے پتہ چلتا ہے کہ پیغام سے متعلق چند اہم اصول درج ذیل ہیں:

ا۔ علم اور آگاہی پر مبنی ہونا

پیغام کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ وہ علم اور آگاہی پر مبنی ہو۔ گفتگو اور علم کے درمیان دو طرفہ تعلق ہے۔ انسان کو بغیر علم کے بات نہیں کرنی چاہیے اور نہ ہی جان بوجھ کر غلط بات کہنی چاہیے۔ قرآن کریم علم رکھنے والوں کو "جاننے والے" (زمر: ۲)، "دیکھنے والے" (فاطر: ۱۹) اور "زندہ" (فاطر: ۲۲) کہتا ہے۔ گوینده کا علم اور موضوع پر دسترس سامعین کو اس کی بات سننے اور قبول کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ ورنہ وہ اپنی بات دوسروں تک نہیں پہنچا سکتا۔

انسان پر واجب ہے کہ وہ جس چیز کا علم نہ رکھتا ہو، اس کے بارے میں بات نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے: «وَ لَا تَقْفُ مَا لَیسَ لَکَ بِهِ عِلْمٌ إِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ کُلُّ أُولٰئِکَ کَانَ عَنْهُ مَسْئُولًا» (بنی اسرائیل: ۳۶) "اور جس چیز کا تمہیں علم نہ ہو اس کے پیچھے نہ پڑو، بیشک کان، آنکھ اور دل سب کے سب (قیامت میں) جواب دہ ہوں گے۔"

یہ آیت ہر اس قول، فعل یا فیصلے پر عام ہے جو علم کے بغیر کیا جائے۔ گویا یہ کہہ رہی ہے: "جس چیز کی صحت کا تمہیں علم ہو وہی کہو، جس کی درستی کا یقین ہو وہی کرو، اور جس کی صداقت پر تمہیں اطمینان ہو وہی مانو" (طبرسی، ۱۳۶۰ش، ج۱۴، ص۱۳۵)۔

اسلام میں علم کے ساتھ بولنے کی اتنی اہمیت ہے کہ یہ اللہ کا بندوں پر حق شمار ہوتا ہے۔ امام باقر علیہ السلام سے روایت ہے:

"اللہ کا بندوں پر حق یہ ہے کہ وہ جو جانتے ہیں وہی کہیں اور جو نہیں جانتے اس سے رک جائیں" (کلینی، ۱۴۰۷ق، ج۱، ص۴۳، حدیث۷)۔

بہت سی روایات میں بغیر علم کے بولنے سے سختی سے منع کیا گیا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جس چیز کا تمہیں طریقہ نہ معلوم ہو اور حقیقت نہ پتہ ہو، اس کے بارے میں بات کرنے سے بچو، کیونکہ تمہاری بات تمہارے عقل کی دلیل ہے" (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰ق ، حدیث ۱۰۴)۔

اس نورانی بیان کے مطابق، بغیر علم کے بولنا انسان کو کم عقل ثابت کرتا ہے، کیونکہ بات انسان کی عقل اور فہم کا پیمانہ ہے۔ علم کے بغیر گفتگو میں مضبوطی نہیں ہوتی اور یہ گوینده کی کم عقلی کی نشاندہی کرتی ہے۔

قرآن اور معصومین علیہم السلام کی نظر میں صرف علم ہی بات کرنے کی واحد شرط ہے۔ وہ باتیں جو گمان، شک، افواہ، یا اندھی تقلید پر مبنی ہوں، وہ قابل اعتبار نہیں اور شرعاً ناپسندیدہ ہیں۔ بسا اوقات انسان کو جو کچھ وہ جانتا ہے اسے بھی نہ کہنے کی ضرورت ہوتی ہے، کیونکہ بعض باتیں دنیا و آخرت میں نقصان کا باعث بن سکتی ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو نہیں جانتے وہ مت کہو، بلکہ جو جانتے ہو وہ بھی نہ کہو، کیونکہ اللہ نے تمہارے ہر عضو پر کچھ فرائض عائد کیے ہیں جن کے بارے میں قیامت میں تم سے پوچھا جائے گا" (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰ق ، حدیث ۳۸۲)۔

علم کی اللہ کے نزدیک بہت بلند مقام ہے۔ کسی علم کی سب سے بڑی بے حرمتی یہ ہے کہ اس کے دائرے میں غیر علمی بات کی جائے۔ جب کسی علمی موضوع پر غیر علمی بات کی جاتی ہے تو در حقیقت علم کی شان کو گھٹایا جاتا ہے۔ ورچوئل اسپیس میں مختلف موضوعات پر گفتگو کے لیے اس اصول کا خاص خیال رکھنا چاہیے۔

ورچوئل اسپیس کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ غیر ماہر لوگ مختلف شعبوں میں اپنی رائے دیتے ہیں حالانکہ انہیں اس موضوع کا کوئی علم نہیں ہوتا۔ وہ محض جہالت، نمود و نمائش یا دیگر مقاصد کے تحت اظہار خیال کرتے ہیں۔ بغیر تحقیق کے خبریں پھیلانا بھی ذمہ داری کا باعث بنتا ہے۔

قرآن حکیم فرماتا ہے: «إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا» (الحجرات: ٦) "اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو۔"

جامعة المصطفى العالمية
Al-Mustafa International University
مجتمع آموزش عالی قرآن و حدیث

ورچوئل اسپیس ایک عالمی پلیٹ فارم ہے جس میں علوم کے مختلف شعبے شامل ہیں۔ ان مباحث میں داخل ہونے کی شرط علم اور آگاہی ہے۔ اس کی اہمیت کو مد نظر رکھتے ہوئے علم الحدیث کے شعبے سے ایک مثال پیش کی جاتی ہے۔

علم الحدیث اور اجازہ روایت کی اہمیت

تاریخ میں حدیث نقل کرنے کے لیے فقہ الحدیث اور اجازہ روایت کو ضروری شرط سمجھا جاتا رہا ہے۔ دوسری طرف مومنین ہمیشہ معصومین علیہم السلام کی احادیث پھیلانے کے شوقین رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں:

"بَلِّغُوا عَنِّي وَلَوْ آيَةً" (مجلسی، ۱۴۰۴ق، ج۵، ص۱۴۴) "میرا پیغام پہنچاؤ، چاہے ایک آیت ہی کیوں نہ ہو۔"

آپ (ص) نے مزید فرمایا: "وَحَدِّثُوا عَنِّي وَلَا حَرَجَ" (مجلسی، ۱۴۰۳ق، ج۳۰، ص۱۴۵) "میری حدیثیں بیان کرو، کوئی حرج نہیں، لیکن خیال رکھو کہ حق کے علاوہ کچھ نہ پھیلے۔"

اور فرمایا:

"وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ" (ایضاً) "جو شخص مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ باندھے، وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالے۔"

دین کی تبلیغ کے لیے احادیث کا پھیلانا ایک پسندیدہ عمل ہے، لیکن شرط یہ ہے کہ روایات کی مفہوم واضح ہو اور وہ معتبر ماخذ پر مبنی ہوں۔ بغیر معتبر سند کے احادیث پھیلانا ناجائز ہے اور اس کی سنگین شرعی ذمہ داری ہے۔

ضعیف، موضوع اور بے سند احادیث کے پھیلانے کے کئی نقصانات ہیں، جن میں بدگمانی پیدا ہونا، دینی تساہل کا فروغ پانا شامل ہیں۔ حدیث کو غلط طور پر کاٹنا، تحریف کرنا اور ضعیف سند والی روایات کو بیان کرنا بھی اس کے اہم نقصانات ہیں۔ اس لیے احادیث بیان کرتے وقت سند ذکر کرنا ضروری ہے اور اسے معاشرے میں ایک ثقافت کے طور پر رائج کرنا چاہیے۔

سوشل میڈیا اور ورچوئل اسپیس میں علمی مواد کی صحت اور درستگی کی تحقیق ضروری ہے۔ یہ دیکھنا چاہیے کہ آیا ماخذ معتبر ہے یا نہیں؟ اگر مضمون کے آخر میں حوالہ دیا گیا ہو تو اصل ماخذ کو دیکھ لینا چاہیے تاکہ یقین ہو جائے کہ مواد میں کوئی تبدیلی یا تحریف نہیں ہوئی اور یہ مکمل طور پر علمی اور مستند ہے۔

میڈیا لٹریسی (Media Literacy) کا ہونا بھی سوشل میڈیا اور ورچوئل اسپیس کے استعمال کی ایک اہم شرط ہے۔ میڈیا لٹریسی سے مراد وہ مہارتیں ہیں جو انسان کو مختلف میڈیا پیغامات کو سمجھنے، تجزیہ کرنے اور تخلیق کرنے کے قابل بناتی ہیں۔ یہ ورچوئل اسپیس کے استعمال کے لیے ایک ضروری مہارت ہے۔

۲۔ نرمی اور شائستگی

گفتگو کی ایک اور مثبت صفت نرمی اور شائستگی ہے جو موافقت اور محبت کا باعث بنتی ہے۔

"نرم گفتاری، سختی اور خشونت کے مقابل ہے۔ یہ دو متضاد صفات دو پہلو رکھتی ہیں:

ا۔ گہرا نفسیاتی پہلو جو گفتار کے معیار، جملوں کے انتخاب اور سامع کے ساتھ برتاؤ کو متاثر کرتا ہے۔

۲۔ ظاہری پہلو جو آواز کے لہجے اور گفتگو کی طوالت کو متاثر کرتا ہے" (مصباح یزدی، ۱۳۹۱ش، ج ۳، ص ۳۲۶)۔

جب حضرت موسیٰ اور ہارون علیہما السلام فرعون کو اللہ کی طرف دعوت دینے جاتے ہیں تو اللہ تعالیٰ انہیں حکم دیتا ہے:

«فَقُولَا لَهُ قَوْلًا لَّيِّنًا لَّعَلَّهُ يَتَذَكَّرُ أَوْ يَخْشَىٰ» (طہ: ۴۴) "اس سے نرم گفتگو کرو شاید وہ نصیحت قبول کرے یا ڈر جائے"

سوشل میڈیا پر موجود افراد مسلسل ایک دوسرے سے تعامل کرتے رہتے ہیں۔ اجتماعی مباحث اور تبادلہ خیال فطری امر ہے، لیکن بعض اوقات ایک متنازعہ بحث ایسی آگ بھڑکاتی ہے جو طویل عرصے تک بجھتی نہیں، جس کے نتیجے میں معاشرے میں کدورتیں اور دشمنیاں جنم لیتی ہیں۔

تنازعات سے بچنے کے لیے مناسب ماحول، وقت اور رویہ ضروری ہے۔ مثبت سوچ اور سنجیدہ رویہ مخالف رائے کو سننے کا موقع فراہم کرتا ہے اور ہمدردی کا ماحول بنا کر اختلافات کی شدت کو کم کرتا ہے۔

بعض اوقات فریقین اپنے عقائد دوسروں پر مسلط کرنے پر اصرار کرتے ہیں۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق اگرچہ انسان اپنی رائے کی صداقت پر پورا یقین رکھتا ہو، پھر بھی اسے اپنے خیالات زبردستی ٹھونسنے اور بے مقصد بحث سے پرہیز کرنا چاہیے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

«أَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَرَكَ الْمِرَاءَ» (ابن بابویہ، ۱۳۷۶ش، ص۲۱) "سب سے زیادہ پرہیزگار وہ شخص ہے جو جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ حق اس کے ساتھ ہو"

۳۔ عقلمندی

اسلام کا گفتار و کردار میں بنیادی محور عقل و خرد ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق انسان کو کوئی ایسا عمل نہیں کرنا چاہیے جسے عقل ناپسندیدہ سمجھے، اور نہ ہی کوئی ایسی بات کہنی چاہیے جو عقل کے نزدیک بے وقعت یا نامناسب ہو۔

زبان انسان کے جذبات کی ترجمان ہے۔ اگر اسے بے لگام چھوڑ دیا جائے تو یہ غصہ یا شہوات کے اظہار کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ لیکن جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو تمام حواس پر اس کی حکمرانی قائم ہو جاتی ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"إِذَا تَمَّ الْعَقْلُ نَقَصَ الْكَلَامُ" (شریف رضی، ۱۴۱۴ق، حکمت۷۱) "جب عقل کامل ہو جاتی ہے تو گفتگو کم ہو جاتی ہے"

عقل سے فائدہ اٹھانے کا تقاضا یہ ہے کہ انسان گفتگو سے پہلے تمام پہلوؤں پر غور کرے اور منطق و استدلال پر مبنی بات کرے۔ نادان لوگ بغیر سوچے سمجھے بولتے ہیں اور بعد میں اپنے الفاظ کے نتائج بھگتتے ہیں۔

قرآن کریم میں جہنمیوں کا قول نقل کیا گیا ہے:

«وَ قَالُوا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ أَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِي أَصْحَابِ السَّعِيرِ» (الملک: ۱۰) "اگر ہم سنتے یا عقل سے کام لیتے تو آج دوزخ والوں میں نہ ہوتے"

تفکر اور تکلم دو الٰہی نعمتیں ہیں جن کی بدولت انسان دیگر مخلوقات پر فوقیت رکھتا ہے۔ ان دونوں کا ہم آہنگ ہونا ضروری ہے، خاص طور پر جذبات کے غلبے کے وقت۔ مثال کے طور پر غصے کی حالت میں زبان کو عقل کے تابع رکھنا چاہیے تاکہ بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ ورنہ زبان ایک خطرناک درندے کی مانند ہو جاتی ہے۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"اللِّسَانُ سَبُعٌ إِنْ خُلِّيَ عَقَرَ" (شریف رضی، ۱۴۱۴ق، حکمت ۶۰) "زبان ایک درندہ ہے، اگر چھوڑ دی جائے تو (لوگوں کو) کاٹ ڈالتی ہے"

موثر گفتگو کی صلاحیت درست سوچ پر مبنی ہوتی ہے۔ صحیح اندیشہ زبان کو لغزشوں سے بچاتا ہے۔ بے ضابطہ طور پر جدید ذرائع ابلاغ جیسے سوشل میڈیا کا استعمال انسان کو تباہی کے دہانے پر پہنچا سکتا ہے۔ آج کل سوشل میڈیا نے تفکر و تدبر کے دروازے بند کر کے لوگوں کو غفلت میں دھکیل دیا ہے، یہاں تک کہ بہت سے لوگ خدا کو بھول گئے ہیں۔ لہٰذا سوشل میڈیا کا استعمال دینی اصولوں کے تابع ہونا چاہیے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

«وَلَا تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ» (البقرہ: ۱۹۵) "اور اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو"

چیٹ رومز یا سوشل نیٹ ورکس میں شامل ہونے والوں کو معلوم ہونا چاہیے کہ آن لائن دنیا میں چھوٹی سی غلطی کے وسیع اثرات ہو سکتے ہیں۔ جو لوگ بغیر سوچے سمجھے مواد شائع کرتے ہیں، جھوٹی یا فضول معلومات پھیلاتے ہیں، یا دوسروں کی نجی زندگی میں مداخلت کرتے ہیں، وہ اس کے ناقابل تلافی نتائج سے بے خبر یا غافل ہیں۔

حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الْكَلَامُ فِي وَثَاقِكَ مَا لَمْ تَتَكَلَّمْ بِهِ فَإِذَا تَكَلَّمْتَ بِهِ صِرْتَ فِي وَثَاقِهِ فَاخْزُنْ لِسَانَكَ كَمَا تَخْزُنُ ذَهَبَكَ وَوَرِقَكَ فَرُبَّ كَلِمَةٍ سَلَبَتْ نِعْمَةً وَجَلَبَتْ نِقْمَةً" (شریف رضی، ۱۴۱۴ق، حکمت ۳۸۷)

"تیرا کلام تیرے قابو میں ہے جب تک تو نے اسے زبان پر نہیں لایا، اور جب بول دیا تو تو اس کے قابو میں آ جاتا ہے۔ پس اپنی زبان کو اس طرح محفوظ رکھو جیسے تم اپنا سونا اور چاندی بچا کر رکھتے ہو۔ کیونکہ بسا اوقات ایک لفظ نعمت چھین لیتا ہے اور مصیبت لا دیتا ہے"

پیغام بھیجنے سے پہلے سوچنا ایک اہم اصول ہے جس کی تمام صارفین کو پابندی کرنی چاہیے۔ دوسری طرف پیغامات کے مواد میں عقل و دانش کا استعمال سوشل میڈیا کے نقصانات سے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۴۔ سچائی

انسانی فطرت سچائی، حق گوئی اور صداقت پر مبنی ہے۔ صداقت سے مراد راست گوئی اور حقیقت کے مطابق بات کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے آیات میں سچائی اور راست گوئی پر بہت زور دیا گیا ہے:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَكُونُوا مَعَ الصَّادِقِينَ» (التوبہ: ۱۱۹) "اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچے لوگوں کے ساتھ رہو"

صداقت کے مقابلے میں جھوٹ اور فریب ہے۔ قرآن کریم کے مطابق جو لوگ اس ناپسندیدہ اخلاقی صفت میں مبتلا ہیں، وہ اللہ کی ہدایت سے محروم رہتے ہیں:

«إِنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي مَنْ هُوَ كَاذِبٌ كَفَّارٌ» (الزمر: ۳) "بے شک اللہ اس شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور ناشکرا ہو"

صداقت انسانی اخلاق کی اعلیٰ صفت ہے جو اسلامی تعلیمات میں انسان کی فلاح و بہبود کی بنیادی شرط سمجھی گئی ہے۔ امام علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

"الصَّادِقُ عَلَى شَفَا مَنْجَاةٍ وَكَرَامَةٍ وَالْكَاذِبُ عَلَى شَرَفِ مَهْوَاةٍ وَمَهَانَةٍ" (شریف رضی، ۱۴۱۴ق، خطبہ ۸۶)

"سچا شخص نجات اور عزت کے راستے پر ہے جبکہ جھوٹا ہلاکت اور ذلت کے کنارے کھڑا ہے"

سچائی کا پہلا درجہ یہ ہے کہ انسان حقیقت کے مطابق بات کرے اور خلاف واقع بات نہ کہے۔ ہمارے دین نے ہمیشہ صداقت پر عمل کرنے پر زور دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرمایا:

«وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْأَقَاوِيلِ لَأَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِينِ ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِينَ» (الحاقہ: ۴۴-۴۶) "اگر آپ ہم پر کوئی جھوٹی بات منسوب کرتے تو ہم آپ کی رگ زندگی کاٹ دیتے"

شاید ورچوئل اسپیس کا سب سے بڑا خطرہ جھوٹی خبروں اور افواہوں کا پھیلاؤ ہے۔ اسی لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ حجرات میں خبروں کی تحقیق کرنے کا حکم دیا ہے:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْمًا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَىٰ مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ» (الحجرات: ٦) "اے ایمان والو! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی قوم کو نادانی سے نقصان پہنچا دو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو"

فوٹوشاپ اور تصاویر و متن میں ہیرا پھیری، افواہوں اور جھوٹ کا پھیلاؤ ورچوئل اسپیس میں عام ہو چکا ہے۔ لیکن اب ہم ایک نئے اور خطرناک رجحان "ڈیپ فیک" کا سامنا کر رہے ہیں۔

"ڈیپ فیک (Deep Fake) "ایک مصنوعی ذہانت پر مبنی سافٹ ویئر ٹیکنالوجی ہے جو آڈیو اور ویڈیو مواد میں تبدیلی کر کے اسے بالکل مختلف شکل دے دیتی ہے۔ یہ لفظ "ڈیپ لرننگ" (گہری سیکھ) اور "فیک" (جعلی) کا مرکب ہے جو اس ٹیکنالوجی کے کام کو واضح کرتا ہے۔

ڈیپ فیک ٹیکنالوجی ویڈیوز اور تصاویر کو اس حد تک تبدیل کر سکتی ہے کہ:

- کسی شخص کے چہرے، آواز، ہاتھوں اور جسم کی حرکات کو حقیقی انداز میں بدل دیا جائے
- کسی تقریر میں جعلی جملے شامل کیے جائیں جبکہ بولنے والے کے ہونٹوں کی حرکات اصلی معلوم ہوں
- کسی ویڈیو میں موجود افراد کے چہرے تبدیل کر کے باتوں کو دوسروں سے منسوب کیا جائے
- یہاں تک کہ کسی پینٹنگ کو بھی بولتا ہوا دکھایا جا سکتا ہے

یہ ٹیکنالوجی اس قدر ترقی کر چکی ہے کہ مصنوعی ذہانت کے نظام بھی ۱۰۰% درستگی سے ڈیپ فیک مواد کی شناخت نہیں کر پاتے۔ یہ دور حاضر کا ایک اہم چیلنج بن چکا ہے۔

فوٹوشاپ جیسے پروگرام سالوں سے تصاویر میں ہیرا پھیری کرتے رہے ہیں، لیکن ڈیپ فیک ایک بالکل مختلف اور زیادہ خطرناک مسئلہ ہے۔ یہ جدید دور کی جدید جھوٹ گوئی ہے جو سوشل میڈیا کے پھیلاؤ کے ساتھ ترقی کر رہی ہے۔

ورچوئل اسپیس اور خاص طور پر سوشل میڈیا صرف صداقت کی ثقافت کو فروغ دے کر ہی قابل اعتماد ماحول بنا سکتے ہیں۔ لیکن جعلی شناختوں اور ورچوئل اکاؤنٹس کی موجودگی میں اس مقصد تک پہنچنا مشکل ہے۔ صارفین کو سب سے پہلے پیغامات کی صحت کی جانچ کرنی چاہیے۔

۵۔ پاکدامنی (عفت)

لغت میں عفت کا معنی پاکدامنی، پرہیزگاری اور پارسائی ہے (لغت نامہ دہخدا، ج۱۰، ص۱۴۰۸۹)۔ علمائے اخلاق کے نزدیک عفت ایک اعلیٰ اخلاقی فضیلت ہے جو انسانی شہوانی قوتوں کو عقل کے تابع کرتی ہے (نراقی، ۱۹۶۷ء، ج۱، ص۱۰۸)۔ قرآن کریم کی تعلیمات کے مطابق عفت کے کئی مظاہر ہیں جیسے:

- نگاہ میں عفت (النور: ۳۱)

- شہوت میں عفت (النور: ۳۳)
- گفتگو میں عفت (الاحزاب: ۳۲)

گفتگو میں پاکدامنی

بات چیت میں عفت کا خیال رکھنا بھی عفت کی ایک قسم ہے۔ نامحرم سے غیر ضروری گفتگو، گالی گلوچ، جھوٹ، خود ستائی، راز افشائی وغیرہ ایسے امور ہیں جو پاکیزہ گفتگو کے منافی ہیں۔

اللہ تعالیٰ حیاء والا اور کریم ہے، وہ پاکیزہ بات کرتا ہے اور نہ صرف فحش الفاظ استعمال نہیں کرتا بلکہ ان معاملات میں کنایہ کے انداز میں بات کرتا ہے۔ یہ ادب و عفت صرف ازدواجی معاملات تک محدود نہیں بلکہ حتیٰ کہ قضائے حاجت کے معاملے میں بھی کنایہ استعمال کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ہے:

«نِسَآؤُكُمۡ حَرۡثٞ لَّكُمۡ» (البقرہ: ۲۲۳) "تمہاری عورتیں تمہاری کھیتی ہیں"

لفظ "حرث" (کھیتی) ایک کنایہ ہے جو ازدواجی تعلقات کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ اس میں گفتگو کو خوبصورت اور پاکیزہ بنانے کے لیے کنایہ کا استعمال کیا گیا ہے (المیزان، ج ۲، ص ۲۱۲)۔

ورچوئل اسپیس میں عفت کے چیلنجز

ورچوئل اسپیس کچھ پہلوؤں سے حقیقی ہے لیکن جسمانی رابطے کی عدم موجودگی کی وجہ سے یہ مجازی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ انسان اس فضاء میں حقیقی دنیا کے مقابلے میں کم پابندی محسوس کرتا ہے۔ مثلاً بہت سے لوگ آن لائن نامحرم سے زیادہ آزادی سے بات کرتے ہیں۔ یہ لاپرواہی آہستہ آہستہ حقیقی زندگی میں بھی سرایت کر جاتی ہے۔

بدقسمتی سے ورچوئل اسپیس کی بعض خصوصیات جیسے جغرافیائی فاصلہ اور شناخت کا مجہول ہونا، بعض چیٹنگ کو منفی رخ پر لے جاتی ہے۔ شہوت انگیز گفتگو سے معروف فضاء بدل کر ہوس پرستی کا مرکز بن جاتی ہے جس کے نتیجے میں بہت سے ناقابل تلافی مسائل جنم لیتے ہیں۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم ﷺ کی ازواج سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

«يَا نِسَاءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَأَحَدٍ مِّنَ النِّسَاءِ إِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوفًا» (الاحزاب: ۳۲) "اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی مانند نہیں ہو

اگر تم پرہیزگاری اختیار کرو تو نرم گفتاری سے بات نہ کرو کہ جس کے دل میں مرض ہے وہ طمع کرنے لگے، اور معروف بات کہو"

اگرچہ یہ خطاب براہ راست نبی کریم ﷺ کی ازواج کو ہے لیکن اس کا مفہوم تمام عورتوں اور تمام زمانوں پر محیط ہے۔ معروف بات (قول معروف) کرنے میں کوئی حرج نہیں لیکن ہوس انگیز گفتگو (قول ہوس) سے پرہیز ضروری ہے۔

معصومین علیہم السلام کی تعلیمات

معصومین علیہم السلام نے نامحرم سے غیر ضروری گفتگو، ان سے مذاق اور ناز و ادا سے بات کرنے کو ناپسند قرار دیا ہے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"وَمَنْ فَاكَهَ امْرَأَةً لَا يَمْلِكُهَا حَبَسَهُ اللَّهُ بِكُلِّ كَلِمَةٍ كَلَّمَهَا فِي الدُّنْيَا أَلْفَ عَامٍ" (وسائل الشیعہ، ج۲۰، ص۱۹۸)

"جو شخص کسی نامحرم عورت سے مذاق کرے گا، اللہ تعالیٰ دنیا میں اس کی ہر بات کے بدلے آخرت میں اسے ہزار سال تک قید رکھے گا"

قرآن کریم میں شیطان کے وسوسوں کو "خطوات الشیطان" (شیطان کے قدم) سے تعبیر کیا گیا ہے:

«وَلَا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ» (البقرہ: ۲۰۸)

عربی زبان میں "خطوہ" کا معنی قدم ہے۔ شیطان کا طریقہ کار بتدریج اور آہستہ آہستہ ہے۔ یہی وجہ ہے کہ دینی اور ثقافتی اقدار آہستہ آہستہ ختم ہوتی جاتی ہیں۔ جیسا کہ ورچوئل اسپیس میں دیکھا جا سکتا ہے، نامحرم سے گفتگو اور مذاق کرنے کا تصور کمزور پڑ گیا ہے۔

ورچوئل اسپیس کے موجودہ چیلنجز

آج کل کے ورچوئل ماحول میں صارفین اکثر فحش مواد، جنسی گفتگو، جنسی لطیفے یا غیر اخلاقی تصاویر کے سامنے آتے ہیں۔ یہاں تک کہ بعض ویب سائٹس اور ایپس کے ہوم پیجز پر بھی نامناسب مواد ہوتا ہے۔ بار بار اس طرح کے مواد کے سامنے آنے سے اگرچہ صارف تسلیم نہ بھی ہو، لیکن اس کی پاکدامنی پر اثر پڑتا ہے۔

موجودہ دور میں ٹیلی گرام، واٹس ایپ، انسٹا گرام جیسے پلیٹ فارمز نے رابطے کو بہت آسان بنا دیا ہے۔ لیکن اس آسانی کے ساتھ بے شمار خرابیاں بھی آئی ہیں۔ مثلاً مخالف جنس سے گفتگو رسمی سے دوستانہ ہو گئی ہے، غیر اخلاقی تصاویر اور ویڈیوز کا عام ہونا، حجاب کے خاتمے کا رجحان اور فحاشی کا عام ہونا۔

قرآن کریم میں اس قسم کے رویے کو "تبرج" (نمائش) کہا گیا ہے جو جاہلیت کی عورتوں کی صفت تھی:

«وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ» (الاحزاب: ۳۳) "اور اپنے گھروں میں قرار سے رہو اور قدیم جاہلیت کی طرح بناؤ سنگھار دکھاتی پھرو مت"

لہٰذا ورچوئل اسپیس میں عفت کا خیال صرف گفتگو تک محدود نہیں بلکہ ہر پہلو میں ضروری ہے۔ اس کی بنیادی ضمانت ایمان اور تقویٰ ہے۔

۶۔ دلیل اور استدلال کے ساتھ

مکالمے میں دونوں فریقوں کو اپنی بات دلیل کے ساتھ پیش کرنی چاہیے۔ قرآن پاک کی تعلیمات میں اس بات کی واضح ہدایت کی گئی ہے۔ قرآن کریم دو مقامات پر تقویٰ کی تاکید کے ساتھ ساتھ مومنوں کو "قول سدید" (مضبوط اور دلیل پر مبنی بات) کہنے کا حکم دیتا ہے:

«يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا» (الاحزاب: ۷۰)

«فَلْيَتَّقُوا اللَّهَ وَلْيَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا» (النساء: ۹)

"قول سدید" کا لفظ "سد" سے ماخوذ ہے، جس کا مطلب ہے مضبوط، مستحکم، حق اور حقیقت کے مطابق بات (طریحی، ۱۳۶۰ش، ج۳، ص۶۶)۔ یہ ایسی گفتگو ہے جو باطل کے طوفانوں کو روکنے والی مضبوط دیوار کی مانند ہو (مکارم شیرازی، ۱۳۷۴ش، ج ۱۷، ص ۴۴۷)۔

ایمان کا تقاضا تقویٰ ہے «يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ»، اور تقویٰ کا تقاضا مضبوط اور دلیل پر مبنی گفتگو ہے «اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا»۔ قول سدید صرف الفاظ تک محدود نہیں، بلکہ اس کا مواد بھی محکم اور مدلل ہونا چاہیے۔

دلیل اور برہان، قول سدید کی نمایاں خصوصیت ہیں۔ ایسی گفتگو حق طلب دلوں کو اپنی طرف کھینچتی ہے، اگرچہ ہٹ دھرم اور منکرین اپنی عقل سلیم کو پس پشت ڈال دیتے ہیں اور اچھی اور مضبوط بات کو قبول نہیں کرتے۔ کلام الٰہی سب سے بہترین قول سدید ہے، اللہ نے اپنی بات کو دلیل کی بنیاد پر قائم کیا ہے۔ قرآن

کریم نے کسی بھی عام یا خاص موضوع کو بغیر دلیل کے پیش نہیں کیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: «قُلْ هَاتُوا بُرْهَانَكُمْ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ» (النمل: ٦٤)۔

معصوم اماموں علیہم السلام کا طریقہ کار بھی یہی تھا کہ وہ علمی گفتگو اور مناظروں میں عقلی دلائل سے کام لیتے تھے اور مخالفین کو حق بات تسلیم کرنے پر مجبور کر دیتے تھے۔ مضبوط اور مدلل گفتگو فطرتِ انسانی اور عقل کے مطابق ہوتی ہے، اس لیے سب کو پسند آتی ہے۔

سوشل میڈیا کا ایک بڑا نقصان یہ ہے کہ اس پر شکوک و شبہات اور مقدسات کی توہین کا اہتمام کے ساتھ یا مذاق کے طور پر پھیلایا جاتا ہے، لیکن ان کا جواب دینے کے لیے مضبوط اور مدلل دلائل کی ضرورت ہوتی ہے، جو فوری طور پر دستیاب نہیں ہوتے۔ چونکہ ہر شخص شبہات کو پہچاننے اور مغالطوں کو سمجھنے کی صلاحیت نہیں رکھتا، اس لیے یہ شکوک پھیلتے رہتے ہیں اور لوگوں کے ایمان اور عقیدے کو نقصان پہنچاتے ہیں۔ صرف وہی افراد محفوظ رہ سکتے ہیں جن میں میڈیا کی سمجھ بوجھ اور حقیقت کی تلاش کا جذبہ ہو۔

قرآن کریم میں اس بات کی متعدد مثالیں ہیں کہ کس طرح شکوک و شبہات مسلمانوں کے ایمان کو کمزور کرتے ہیں (النساء: ۸۳، الاحزاب: ٦٠)۔

دشمنانِ دین نرم جنگ (Soft War) کے ذریعے شکوک پھیلا کر سادہ لوح مسلمانوں کو گمراہ کرتے ہیں۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ضروری ہے کہ ہم اسلامی تعلیمات کو گہرائی سے سیکھیں، اپنی استدلال کی صلاحیت کو مضبوط بنائیں، اور معتبر علمی ذرائع سے استفادہ کریں۔

لہٰذا، پیغام کو مدلل اور معتبر ذرائع سے پیش کرنا ضروری ہے، اور معلومات کی تصدیق ہی وہ واحد راستہ ہے جس سے ہم سوشل میڈیا پر گردش کرنے والے مواد پر اعتماد کر سکتے ہیں۔

۷۔ خوبصورتی و زیبائی

موثر رابطے کی پہلی شرط مناسب، پرکشش اور اثر انگیز الفاظ کا انتخاب ہے۔ خوبصورتی سے مراد نہ صرف الفاظ کی ساخت بلکہ گفتگو کے معنی اور تاثیر بھی ہے۔

خوبصورت گفتگو نہ صرف ادبی لحاظ سے ممتاز ہوتی ہے بلکہ یہ کائنات کی خوبصورتی کو بھی الفاظ میں اجاگر کرتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ بہترین الفاظ استعمال کریں: «قُلْ لِعِبَادِي يَقُولُوا الَّتِي هِيَ أَحْسَنُ» (بنی اسرائیل: ۵۳)۔

امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا: "أَجْمِلُوا فِی الْخِطَابِ تَسْمَعُوا جَمِيلَ الْجَوَابِ" (غرر الحکم) یعنی "خوبصورت خطاب کرو تاکہ خوبصورت جواب سنو۔"

نہج البلاغہ خوبصورت گفتگو کا بہترین نمونہ ہے۔ حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا: "وَإِنَّا لَأُمَرَاءُ الْكَلَامِ وَفِينَا تَنَشَّبَتْ عُرُوقُهُ وَعَلَيْنَا تَهَدَّلَتْ غُصُونُهُ" (شریف رضی، ۱۴۱۴ق، خطبہ ۲۳۳) یعنی "ہم کلام کے سردار ہیں، اس کی جڑیں ہم میں ہیں اور اس کی شاخیں ہم پر سایہ کرتی ہیں۔"

خوبصورت گفتگو فصاحت و بلاغت پر مبنی ہوتی ہے۔ فصاحت الفاظ کی شاندار ادائیگی ہے، جبکہ بلاغت مقصد کے مطابق موثر انداز میں بات کرنا ہے۔

سوشل میڈیا پر بعض مختصر لیکن گہرے معنی رکھنے والے پیغامات بہت اثر انگیز ہوتے ہیں، جیسے اقوالِ بزرگان، احادیث، یا اشعار۔ "عکس نوشتہ (Image Quotes) " کے ذریعے بھی پیغامات کو خوبصورتی سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر، آیت «قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ» (النور: ۳۰) کو عکس نوشتہ بنا کر شیئر کرنا ان لوگوں کے لیے ایک تنبیہ ہو سکتی ہے جو غیر اخلاقی نظروں سے بچنے میں غفلت کرتے ہیں۔

اس طرح، خوبصورت اور پراثر گفتگو ہی دوسروں کے دلوں تک رسائی حاصل کر سکتی ہے۔

۸۔ با مقصد ہونا

قرآن کریم کے مطابق، کائنات اور تمام موجودات ایک مقصد کے تحت وجود میں آئے ہیں «وَهُوَ الَّذِي خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ فِي سِتَّةِ أَيَّامٍ وَكَانَ عَرْشُهُ عَلَى الْمَاءِ لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلًا» (ہود: ۷)۔ اس لیے، یہ سب ایک ہم آہنگی اور مربوط نظام کے ساتھ ایک ایسی منزل کی طرف بڑھ رہے ہیں جو ابدی سکون اور اطمینان ہے۔ قرآن کریم میں اسے "دارالقرار" اور "مستقر" جیسے ناموں سے یاد کیا گیا ہے «يَا قَوْمِ إِنَّمَا هَٰذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا مَتَاعٌ وَإِنَّ الْآخِرَةَ هِيَ دَارُ الْقَرَارِ» (غافر: ۳۹)۔ انسان بھی کائنات کا ایک حصہ ہے اور اس قانون سے مستثنیٰ نہیں، لہٰذا اس کی زندگی بھی ایک صحیح مقصد پر استوار ہونی چاہیے۔

انسان کی زندگی کے اہم ترین پہلوؤں میں سے ایک اس کی عقل و فہم اور دوسروں کے ساتھ موثر رابطہ ہے۔ ہر شخص کی اپنی منفرد خصوصیات ہیں، یعنی لوگوں کے عقائد، نظریات اور نقطہ نظر مختلف ہوتے ہیں۔

لہٰذا، اگر انہیں آپس میں گفتگو کرنی ہے تو سب سے پہلے بات چیت کا مقصد طے کرنا چاہیے، ممکنہ رکاوٹوں اور مسائل کا پیشگی اندازہ لگانا چاہیے اور معقول حل اور تجاویز پر غور کرنا چاہیے۔

ایک سمجھدار بولنے والا ہر بات کے لیے معقول اور جائز مقصد رکھتا ہے۔ ایسا رویہ بے مقصد گفتگو سے بچاتا ہے۔ معصومین علیہم السلام کی روایات میں بھی گفتگو میں مقصدیت پر زور دیا گیا ہے۔ حضرت علی علیہ السلام فرماتے ہیں:

«عَجِبْتُ لِمَنْ يَتَكَلَّمُ بِمَا لَا يَنْفَعُهُ فِي دُنْيَاهُ وَلَا يُكْتَبُ لَهُ أَجْرُهُ فِي أُخْرَاهُ» (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰ق، حدیث ۳۵) میں اس شخص پر حیران ہوں جو ایسی بات کرتا ہے جو نہ تو اس کی دنیا میں کوئی فائدہ پہنچاتی ہے اور نہ ہی آخرت میں اس کے لیے کوئی اجر لکھا جاتا ہے" (تمیمی آمدی، ۱۴۱۰ق ، ص ۴۶۵، حدیث ۳۵)۔

سوشل میڈیا پر گفتگو بھی مقصد کے تحت ہونی چاہیے۔ بعض اوقات لوگ گفتگو کو جذبات واحساسات کو بیان کرنے کے لیے استعمال کرتے ہیں، کبھی علم حاصل کرنے یا معلومات پہنچانے کے لیے۔ لیکن کچھ لوگ بغیر کسی مقصد کے، صرف دکھاوے یا زیادہ بولنے کی عادت کی وجہ سے گفتگو میں حصہ لیتے ہیں۔ اس قسم کی باتیں نہ صرف روحانی نقصان پہنچاتی ہیں بلکہ انسان کی قیمتی عمر بھی ضائع کر دیتی ہیں۔

سوشل میڈیا پر تبادلہ ہونے والے پیغامات عموماً مندرجہ ذیل مقاصد میں سے کسی ایک کے تحت ہوتے ہیں:

حکمی پیغامات: یہ پیغامات وصول کنندہ کو بتاتے ہیں کہ وہ کون سا کام کرے یا نہ کرے۔

آگاہی دینے والے پیغامات: یہ پیغامات معلومات، حقائق یا عقائد پر مشتمل ہوتے ہیں جو مخاطب تک پہنچائے جاتے ہیں۔

ترغیب دینے والے پیغامات: ان پیغامات کا مقصد مخاطب کو متاثر کرنا، اس کی حوصلہ افزائی کرنا یا کسی چیز کو قبول کرنے یا عمل کرنے پر راضی کرنا ہوتا ہے۔

رابطے کے پیغامات: ان پیغامات کا بنیادی مقصد معاشرے کے افراد کے ساتھ تعلقات قائم کرنا یا انہیں مضبوط بنانا ہوتا ہے۔

لہٰذا، لوگ ایک مخصوص مقصد کو سامنے رکھتے ہوئے مواد (کونٹینٹ) تیار کرتے ہیں۔ مواد سے مراد وہ تصاویر، ویڈیوز، آواز یا تحریری شکل میں موجود پیغامات ہیں جو مخاطب تک پہنچائے جاتے ہیں۔

سوشل میڈیا کے ایک بڑے خطرات میں سے ایک دشمن کا اس فضاء کو اپنے پہلے سے طے شدہ مقاصد کے لیے استعمال کرنا ہے۔ ثقافت اور مذہب کے خلاف مواد پھیلانا دشمن کی نئی چال ہے جو اسلامی معاشروں کو نقصان پہنچانے کے لیے استعمال کی جارہی ہے۔ غیر اخلاقی تعلقات کو فروغ دینا، غیر روایتی طرز زندگی (جیسے تنہا رہنا)، غیر مقبول فیشن اور لباس، جانوروں کو پالنے کی ترغیب وغیرہ، مغربی طرز زندگی کو فروغ دینے کی مثالیں ہیں۔ اس کے علاوہ، مذہبی اور عقیدتی شکوک و شبہات پھیلانا، مقدسات کی توہین، امریکی اسلام کو فروغ دینا، رواداری اور تسامح کے نام پر اسلام کو کمزور کرنا، گمراہ فرقوں کو پھیلانا اور مسلمانوں کے درمیان اختلافات پیدا کرنا، یہ سب دشمن کے وہ پروگرام ہیں جو نرم جنگ (سافٹ وار) کی شکل میں چلائے جارہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:

«وَلَنْ يَجْعَلَ اللَّهُ لِلْكَافِرِينَ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ سَبِيلًا» (النساء: ۱۴۱) "اور اللہ نے کبھی کافروں کو مومنوں پر غلبہ دینے کا راستہ نہیں دیا" (سورہ نساء: ۱۴۱)۔

چونکہ لفظ "سبیل" نکرہ اور نفی کے سیاق میں آیا ہے، اس لیے اس آیت سے یہ استنباط ہوتا ہے کہ کافر نہ صرف منطقی طور پر، بلکہ فوجی، سیاسی، ثقافتی، معاشی یا کسی بھی دوسرے پہلو سے ایمان والوں پر غالب نہیں آ سکتے (تفسیر نمونہ، ج ۴، ص ۱۷۵)۔

لہٰذا، اس فضاء کی صحیح اور بنیادی سمجھ بوجھ اور مفید مواد کی تیاری کے ذریعے خطرات کو مواقع میں تبدیل کیا جا سکتا ہے۔ دشمن کے نفوذ کو روک کر اور عوامی بیداری اور بصیرت کو بڑھا کر اس میدان میں مثبت قدم اٹھائے جا سکتے ہیں۔ سوشل میڈیا کے پلیٹ فارمز دشمنوں کے لیے کھلی چھٹی کا میدان ہیں۔ ان کے نفوذ کا ایک طریقہ جھوٹی خبریں یا شکوک و شبہات پھیلانا ہے۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ بہت سے صارفین کی کم علمی اور مواد کی تصدیق نہ کرنے کی عادت کی وجہ سے یہ نقصان دہ اثرات مرتب کرتا ہے۔

خاتمہ

قرآنی مطالعہ اور تحقیق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن کریم زندگی کے مختلف شعبوں میں رہنمائی فراہم کرنے والا ایک جامع متن ہے۔ ان میں سے ایک شعبہ سوشل میڈیا بھی ہے۔ اگرچہ قرآن کریم نے براہ راست اس فضاء کا ذکر نہیں کیا، لیکن حقیقی زندگی میں روابط کے حوالے سے جو اصول اس کتاب سے اخذ کیے جا سکتے ہیں، وہ سوشل میڈیا پر بھی لاگو ہوتے ہیں۔

خصوصاً مندرجہ ذیل نکات کو قرآن کریم کی روشنی میں سوشل میڈیا پیغامات کے لیے ضروری اصولوں کے طور پر سمجھا جاسکتا ہے:

قرآن کریم کلام کی خوبصورتی اور نرمی و شائستگی کو پیغام کی اہم خصوصیات قرار دیتا ہے اور مومنوں کو حکم دیتا ہے کہ وہ دوسروں سے نرمی سے بات کریں۔ قرآن کے مطابق، اگر کسی پیغام میں فکری اور عقلی بنیاد ہو اور اس میں سچائی کو ملحوظ رکھا گیا ہو، تو وہ مؤثر ثابت ہو سکتا ہے۔

عفت و پاکدامنی کا خیال رکھنا، جو معاشرتی تعلقات اور خاص طور پر سوشل میڈیا میں ایک اہم اصول ہے، ہمیشہ قرآن کریم کی توجہ کا مرکز رہا ہے۔ یہ فضاء کو نقصانات سے بچانے کا ایک ذریعہ ہے۔

علم پر مبنی اور انسانی کمال کے مقاصد کے مطابق دلائل سے لیس ہونا ہر اس پیغام کی ضروری خصوصیت ہے جو سوشل میڈیا پر بھیجا یا وصول کیا جاتا ہے۔

یہ تسلیم کرنا ضروری ہے کہ سوشل میڈیا کے موجودہ مسائل میں سے بہت سے اسی وجہ سے ہیں کہ ان اصولوں پر عمل نہیں کیا جاتا۔ اگر قرآنی تعلیمات کو اس فضاء میں رائج کیا جائے، تو یہ انسانوں کی ہدایت کا ذریعہ بن سکتا ہے، اور یہی وہ مقصد ہے جسے قرآن کریم نے اپنایا ہے اور جس کے لیے یہ نازل ہوا ہے۔

کتابیات

قرآن مجید ، ترجمہ شیخ محسن علی نجفی۔

۱. ابن بابویہ (صدوق)، محمد بن علی (۱۳۷۶ش). الأمالی. کتابچی.
۲. ابن بابویہ (صدوق)، محمد بن علی (۱۴۱۳ق). من لایحضرہ الفقیہ. دفتر انتشارات اسلامی.
۳. اسکندری، علی و چابکی درزآبای، رامین (۱۳۹۱ش). عوامل مؤثر در عناصر ارتباطی از دیدگاہ قرآن کریم. پژوہشگاہ علوم انسانی و مطالعات فرہنگی.
۴. تمیمی آمدی، عبدالواحد بن محمد (۱۴۱۰ق). غرر الحکم و درر الکلم. دار الکتب الاسلامی.
۵. حر عاملی، محمد بن حسن (۱۴۰۹ق). وسائل الشیعۃ. مؤسسۃ آل البیت علیہم السلام.
۶. دہخدا، علی اکبر (۱۳۷۷ش). لغت نامہ دہخدا. دانشگاہ تہران.
۷. زورق، محمد حسن (۱۳۸۸ش). ارتباطات و آگاہی. سروش.
۸. سیاح طاہری، محمد حسین و دیگران (تاریخ ندارد). حقیقت مجازی. مرکز ملی فضای مجازی.
۹. شریف رضی، محمد بن حسین (۱۴۱۴ق). نہج البلاغۃ. ہجرت.
۱۰. طبرسی، فضل بن حسن (۱۳۶۰ش). ترجمہ مجمع البیان فی تفسیر القرآن. انتشارات فراہانی.
۱۱. طریحی، فخر الدین بن محمد (۱۳۷۵ش). مجمع البحرین. انتشارات مرتضوی.
۱۲. کلینی، محمد بن یعقوب (۱۴۰۷ق). اصول کافی. دار الکتب الاسلامیہ.
۱۳. مجتہدی نجفی، محمود (۱۳۹۵ش). درک شبکہ ہای اجتماعی. سبحان.
۱۴. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی (۱۴۰۴ق). مرآۃ العقول فی شرح اخبار آل الرسول. دار الکتب الاسلامیہ.
۱۵. مجلسی، محمد باقر بن محمد تقی (۱۴۰۳ق). بِحارُ الأنوارِ الجامِعَۃِ لِدُرَرِ أخبارِ الأئمّۃِ الأطهارِ. مؤسسۃ الوفاء.
۱۶. محسنی، منوچہر (۱۳۸۰ش). جامعہ شناسی جامعہ اطلاعاتی. نشر دیدار.
۱۷. مصباح یزدی، محمد تقی (۱۳۹۱ش). اخلاق در قرآن. مؤسسہ آموزشی و پژوہشی امام خمینی.
۱۸. مکارم شیرازی، ناصر (۱۳۷۴ش). تفسیر نمونہ. دار الکتب الاسلامیہ.
۱۹. مکارم شیرازی، ناصر (۱۳۸۶ش). پیام قرآن. دار الکتب الاسلامیہ.
۲۰. نراقی، مہدی (۱۹۶۷م). جامع السعادات. مؤسسہ الاعلمی للمطبوعات.

Bibliography

1. Najafī, M. A. (Trans.). (n.d.). Qurʾān-i majīd [The Holy Quran].
2. Ibn Bābawayh (Ṣadūq), Muḥammad b. ʿAlī. (1997). al-Amālī [The Dictations]. Kitābchī. (Original work published 1376 SH)
3. Ibn Bābawayh (Ṣadūq), Muḥammad b. ʿAlī. (1992). Man lā yaḥḍuruhu al-faqīh [He Who Has No Jurist to Refer To]. Daftar-i Nashriyāt-i Islāmī. (Original work published 1413 AH)
4. Eskandarī, ʿAlī & Chābakī Darzābāyī, Rāmīn. (2012). ʿAwāmil-i muʾathir dar ʿanāṣir-i irtibāṭī az didgāh-i Qurʾān-i Karīm [Factors Influencing Communicative Elements from the Viewpoint of the Noble Qur'an]. Pizhūhishgāh-i ʿUlūm-i Insānī wa Muṭālaʿāt-i Farhangī. (Original work published 1391 SH)
5. Tamīmī Āmadī, ʿAbd al-Wāḥid b. Muḥammad. (1990). Ghurar al-ḥikam wa durar al-kalim [The Finest Wisdoms and Most Precious Sayings]. Dār al-Kutub al-Islāmī. (Original work published 1410 AH)
6. Ḥurr ʿĀmilī, Muḥammad b. Ḥasan. (1989). Wasāʾil al-Shīʿa [The Means of the Shiʿa]. Muʾassasat Āl al-Bayt (ʿa). (Original work published 1409 AH)
7. Dehkhodā, ʿAlī Akbar. (1998). Lughatnāmah-yi Dehkhodā [Dehkhodā Dictionary]. University of Tehran Press. (Original work published 1377 SH)
8. Zūraq, Muḥammad Ḥasan. (2009). Irtibāṭāt wa Āgāhī [Communication and Awareness]. Soroush.
9. Sayyāḥ Ṭāhirī, Muḥammad Ḥusayn et al. (n.d.). Ḥaqīqat-i majāzī [Virtual Reality]. Markaz-i Millī-yi Faḍā-yi Majāzī.
10. Sharīf Raḍī, Muḥammad b. Ḥusayn. (1994). Nahj al-balāgha [The Peak of Eloquence]. Hijrat Publications. (Original work published 1414 AH)
11. Ṭabarsī, Faḍl b. Ḥasan. (1981). Tarjumah-yi Majmaʿ al-bayān fī tafsīr al-Qurʾān [Translation of Majmaʿ al-Bayān in Interpretation of the Qur'an]. Intishārāt-i Farāhānī. (Original work published 1360 SH)
12. Ṭurayḥī, Fakhr al-Dīn b. Muḥammad. (1996). Majmaʿ al-baḥrayn [Confluence of the Two Oceans]. Intishārāt-i Murtazawī. (Original work published 1375 SH)

13. Kulaynī, Muḥammad b. Yaʿqūb. (1987). Uṣūl al-Kāfī [The Principles Section of al-Kāfī]. Dār al-Kutub al-Islāmiyyah. (Original work published 1407 AH)
14. Mujtahidī Najafī, Maḥmūd. (2016). Dark-i shabakahʾhā-yi ijtimāʿī [Understanding Social Networks]. Subḥān.
15. Majlisī, Muḥammad Bāqir b. Muḥammad Taqī. (1983). Mirʾāt al-ʿuqūl fī sharḥ akhbār Āl al-Rasūl [The Mirror of Intellects in Commentary on the Traditions of the Prophet's Family]. Dār al-Kutub al-Islāmiyyah. (Original work published 1404 AH)
16. Majlisī, Muḥammad Bāqir b. Muḥammad Taqī. (1983). Biḥār al-anwār al-jāmiʿa li-durar akhbār al-aʾimma al-aṭhār [Seas of Lights: Compendium of the Pearls of the Reports of the Pure Imams]. Muʾassasat al-Wafāʾ. (Original work published 1403 AH)
17. Muḥsinī, Manūchihr. (2001). Jāmiʿaʿ-shināsī-yi jāmiʿaʿ-yi iṭṭilāʿātī [Sociology of the Information Society]. Nashr-i Dīdār.
18. Miṣbāḥ Yazdī, Muḥammad Taqī. (2012). Akhlāq dar Qurʾān [Ethics in the Qur'an]. Muʾassasah-yi Āmūzishī wa Pizhūhishī-yi Imām Khumaynī.
19. Makāram Shīrāzī, Nāṣir. (1995). Tafsīr-i Nemoūnah [The Exemplar Commentary]. Dār al-Kutub al-Islāmiyyah.
20. Makāram Shīrāzī, Nāṣir. (2007). Payām-i Qurʾān [The Message of the Qur'an]. Dār al-Kutub al-Islāmiyyah.
21. Narāqī, Mahdī. (1967). Jāmiʿ al-saʿādāt [The Compendium of Felicities]. Muʾassasat al-Aʿlamī lil-Maṭbūʿāt.